سوال

موبائل میسج کرنے سے طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علماء حضرات سے میرا سوال یہ ہے کہ ایک آدمی کو اس کی ماں کہتی ہے کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دو، طلاق دو، طلاق دو، اور کہتی ہی رہتی ہے۔ بار بار ماں کے کہنے پر وہ آدمی اپنی ماں کی بات مانتے ہوئے ایک ورق پر تین بار طلاق، طلاق، طلاق لکھ دیتا ہے، کیا اس لکھنے سے طلاق واقع ہوجاے گی ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ل :

ماء کرام کا اتفاق ہے کہ لکھنے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے کیونکہ کتابت حروف ہیں جن سے طلاق کی سمجھ آتی ہے اس لیے یہ نطق اور بولنے کے مشابہ ہوئے؛ اور اس لیے بھی کہ کتابت کاتب کے قول کے قائم مقام ہے ۔

ل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کی تبلیغ کرنے کے مامور تھے ، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی قول کے ساتھ تبلیغ کی اور کبھی لکھ کر . جس کتابت کے ساتھ طلاق واقع ہوجاتی ہے وہ واضح کتابت ہے مثلا کسی کاغذ پر لکھنا یا زمین اور دیوار پر اس طرح لکھنا کہ اسے پڑھا اور سمجھا جا سکے ۔

ر واضح لکھائی مثلا ہوا اور فضاء پر یا پھر پانی پر لکھنا ، یا کسی ایسی چیز پر جس سے سمجھنا اور پڑھنا ممکن نہ ہو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی ، کیونکہ یہ کتابت و لکھائی تو اس کی زبان کی گنگناہٹ کی طرح ہے جو سنائی نہ دے " انتہی

یۃ (217/12).

م :

بیوی کو میسج یا لیٹر میں "تجھے طلاق " کے الفاظ لکھے چاہے وہ ای میل ہو یا موبائل میسج یا ڈاک لیٹر تو اس میں لکھائی کے وقت خاوند کی نیت کو دیکھا جائیگا ، اگر تو وہ طلاق کا عزم رکھتا تھا تو طلاق واقع ہوجائیگی ، اور اگر اس نے لکھتے وقت طلاق کی نیت نہ کی تھی بلکہ اس نے بیوی کو پریشان کرنا چاہا تھا یا اس کا کوئی اور م

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ِ صرف دو جگہوں پر طلاق واقع ہوگی ایک تو یہ کہ : جو شخص کلام کی استطاعت نہ رکھتا ہو ، مثلا گونگا جب اشارہ سے طلاق دے دے تو اس کی بیوی کو طلاق ہوجائیگی ، امام مالک ، امام شافعی اور اصحاب الرائے کا یہی قول ہے ، ان کے علاوہ ہم کسی کا اختلاف نہیں جانتے . . .

ے اگر تو اس نے طلاق کی نیت کی تو اس کی بیوی کو طلاق ہوجائیگی ، امام شعبی اور نخعی ، زہری ، حکم ، اور امام ابو حنیفہ ، امام مالک کا یہی قول ہے ، اور امام شافعی رحمہ اللہ سے بیان کردہ ہے . . .

ی نیت کیے بغیر طلاق لکھتا تو بعض علماء کرام جن میں شعبی ، نخعی اور زہری ، حکم شامل ہیں کہتے ہیں کہ طلاق واقع ہوجائیگی .

نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوگی ، امام ابو حنیفہ ، امام مالک کا یہی قول ہے ، اور امام شافعی سے منصوص ہے ؛ کیونکہ کتاب میں احتمال پایا جاتا ہے ، کیونکہ اس سے قلم کا تجربہ بھی ہوسکتا ہے ، اور یہ خوشخطی کے لیے بھی ہوسکتا ہے ، اور بغیر نیت کے گھر والوں کے غم کے لیے بھی " انتہی

ہ (373/7).

ِ مطالب اولی النھی میں درج ہے :

؛ والا کہے کہ میں نے تو یہ کلمات خوشخطی کے لیے لکھے تھے ، یا پھر اس سے میں اپنے گھر والوں کو پریشان کرنا چاہتا تھا ، تو اس کی بات قبول کی جائیگی ؛ کیونکہ وہ اپنی نیت کو زیادہ جانتا ہے ، اور اس نے جو نیت کی تھی طلاق کے علاوہ کسی اور چیز کی بھی محتمل ہے . . . . .

جب وہ اپنی بیوی کو پریشان کرنا چاہتا ہو اور حقیقت میں نہیں بلکہ طلاق کا وہم دلانا چاہتا ہو تو اس سے طلاق کی نیت والا نہیں بن جائیگا " انتہی

ی (346/5).

یخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ٰص اپنی بہن اور بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو بہن کو کہنے لگا جاؤ کاغذ اور قلم لاؤ ، تو اس نے کاغذ پر " طلاق طلاق " کے الفاظ لکھے اور اسے کسی کی طرف بھی مضاف نہ کیا ، تو اس کی بہن کو غصہ آیا اور اس نے قلم لے کر تین بار " طلاق طلاق طلاق لکھا اور کاغذ اپنی بھابھی کی طرف پھینک دیا اور کہنے لگی :

دیکھو میں نے جو لکھا کیا وہ صحیح ہے ؟

ا وند ان الفاظ سے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا ، تو کیا طلاق ہوجائیگی ؟

یخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

ہ طلاق کا ارادہ نہیں رکھتا تھا بلکہ صرف لکھنا چاہتا تھا ، یا پھر اسکی نیت میں طلاق کے علاوہ کچھ اور تھا تو مذکورہ عورت کو یہ طلاق نہیں ہوئی .

نکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ں کا دارومدار نیتوں پر ہے...... "الحدیث.

ول ہے، بلکہ بعض نے تو اسے جمہور کا قول بیان کیا ہے، اس لیے کہ کتابت کنایہ کے معنی میں ہے، علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق کتابت ولکھائی سے اس وقت طلاق واقع ہوگی جب وہ طلاق کی نیت کرے.

اگر لکھائی وکتابت کے ساتھ کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جو طلاق واقع کرنے پر دلالت کرتا ہو تو اس صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی.

وراس مذکورہ حادثہ میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اس پر دلالت کرتی ہو کہ اس نے طلاق دینے کا ارادہ کیا تھا، اصل میں نکاح باقی ہے اور اس کی نیت پر عمل کیا جائیگا" انتہی

ٰ محمد برابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہم تک آپ کا سوال پہنچا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی فلانہ بنت فلاں کو ایک طلاق لکھی اور نیچے اپنا نام لکھ کر دستخط بھی کیے لیکن وہ اس سے بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا بلکہ اس نے بیوی کو دھمکانے کے لیے یہ کاغذ لکھا تھا تاکہ وہ دوبارہ خاوند کے ساتھ برا سلوک نہ کرے کیا مذکورہ شخص کی :

ب :

لحمد للہ :

معاملہ یہی ہے جو آپ نے بیان کیا ہے کہ وہ اس کتاب ولکھائی سے صریح طلاق کا ارادہ نہیں رکھتا تھا بلکہ اس کی نیت بیوی کو ڈرانا اور دھمکانا تھی تاکہ وہ خاوند کے ساتھ برا سلوک کرنے سے باز آجائے، اور طلاق مقصد نہ تھا اور نہ مطلقا طلاق کی نیت تھی تو پھر مذکورہ طلاق واقع نہیں ہوگی اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے و

ہم (11) سوال نمبر (3051).

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ :

ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق کا کاغذ لکھا اور اس کی نیت اپنے گھر والوں کو دھمکانا اور پریشان کرنا تھی تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی ؟

یخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

ر ہوتا ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی بلکہ اس نے تو اپنے گھر والوں کو پریشان کرنا چاہا تھا، علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے طلاق کی لکھائی اور کتابت سے خوشخطی، یا پھر اپنے گھر والوں کو پریشان کرنا مقصود لی ہو تو اس کا یہ مقصد قبول کیا جائیگا، اور یہ طلاق واقع نہیں ہوگی.

غ (3050/3).

ں نے بھی اپنی بیوی کو صریح طلاق کے الفاظ لکھے تو یہ واقع ہو جائیگی چاہے اس نے نیت نہ بھی کی ہون، کیونکہ یہ طلاق میں صریح تھی؛ اور اگر کوئی کہے :

میں تو اس خوشخطی یا پھر اپنے گھر والوں کو پریشان کرنا چاہتا تھا" اھ

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے" انتہی

ہم (11) سوال نمبر (3050).

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی